قاضی
سمیع نعمانی
ذخیرہ صدر

تعوذ اور قرآن مجید

قرآن مجید میں متعدد مقامات پر تعوذ کے مختلف کلمات درج ہیں۔ ان کی عظمت پر ایک مختصر تحریر

تعوذ کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی مدظلہٗ اپنے دروس قرآن میں فرماتے ہیں:

"تعوذ کا معنی ہے خدا کی پناہ حاصل کرنا، تاکہ انسان شیطان کی شر سے بچ سکے کیونکہ انسان تو عاجز اور محتاج ہے اور شیطان کے شر سے بچنے کے لیے سب سے پہلے خدا کی پناہ حاصل کرنا ضروری ہے۔"

تلاوت قرآن مجید سے پہلے تعوذ پڑھنا مسنون ہے تاکہ انسان کی زبان ان ناپاکیوں سے پاک ہو جائے جو لسانی اور قولی طور پر اس سے سرزد ہوئی ہوں۔ اسی لیے قرآن مجید میں حکم دیا گیا ہے کہ جب بھی قرآن مجید پڑھنے لگو تو اس سے پہلے تعوذ ضرور پڑھا کرو۔ ارشاد ربانی ہے:

(۱) فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

(پ۱۴ النحل ع۱۳ آیت ۹۸)

پھر جب تو پڑھے قرآن تو پناہ مانگ اللہ کی شیطان مردود سے کیونکہ شیطان ہر نیک کام سے روکنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس لیے نہ صرف ہمیں اس کا حکم دیا گیا بلکہ ہم سے پہلے مختلف انبیاء کرام علیہم السلام نے بھی اللہ کی پناہ میں آنے کی دعائیں مانگیں اور استعاذہ کیا۔

مثلاً نوح علیہ السلام نے جب اپنے بیٹے کے لیے دعا مانگی اور اللہ پاک نے اس دعا کو نامنظور کر دیا تو حضرت نوح علیہ السلام یہ فرمانے لگے:

(۲) قَالَ رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ (پ۱۲ ھود ع۴ آیت ۴۷)

کہا اے میرے پروردگار! بے شک میں پناہ لیتا ہوں تیری یہ کہ سوال کروں تجھ سے وہ جس کا علم مجھے نہیں۔

یوسف علیہ السلام کو جب زلیخا نے ورغلانا چاہا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے استعاذہ حاصل کرتے ہوئے فرمایا تھا:

(۳) مَعَاذَ اللَّهِ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ

(پ۱۲ یوسف ع۳ آیت ۲۳)

اور انہی یوسف علیہ السلام کو بنیامین کی جگہ دوسرے بھائی کو پیالے کی چوری کے سلسلے میں بھائیوں نے کچھ کہا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا:

(۴) مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ نَأْخُذَ إِلَّا مَنْ وَجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهُ (پ۱۳ یوسف ع۹ آیت ۷۹)

پناہ ہے اللہ کی کہ لیں ہم سوائے اس شخص کے کہ پائی ہے ہم نے چیز اپنی اس کے پاس۔

موسیٰ علیہ السلام سے بھی تعوذ کے کلمات قرآن مجید میں بیان کیے گئے ہیں جب بنی اسرائیل نے گائے کی قربانی کے حکم پر ٹال مٹول کی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے اقوال و افعال پر فرمایا:

(۵) أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ

(پ۱ ع۸ آیت ۶۷)

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں اللہ کی کہ ہو جاؤں میں نادانوں سے

پھر جب فرعون کے دربار میں دعوتِ حق فرمائے تھے تو اس وقت یہ فرمایا:

(۶) وَقَالَ مُوْسٰى اِنِّىْ عُذْتُ بِرَبِّىْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ

(پ ۲۴ المؤمن ع ۳ آیت ۲۷)

اور کہا موسیٰ نے بے شک میں نے پناہ پکڑی، اپنے پروردگار کی تمہارے ہر متکبر سے جو ایمان نہیں لاتا یوم حساب پر

(۷) وَاِنِّىْ عُذْتُ بِرَبِّىْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ۝

(پ ۲۵ ع ۱)

اور بے شک میں نے پناہ پکڑی اپنے رب اور تمہارے رب کی اس سے کہ تم مجھے سنگسار کرو۔

حضرت مریم علیہا السلام کے پاس جب جبرئیل امین مردانہ شکل میں ظاہر ہوئے تو

(۸) قَالَتْ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ۝ (پ ۱۶ ع ۲ مریم آیت ۱۸)

کہنے لگی تحقیق میں پناہ پکڑتی ہوں رحمٰن کی تجھ سے اگر ہے تو پرہیزگار

اور انہی مریم علیہا السلام کی پیدائش کے وقت زوجۂ عمران نے کہا تھا:

(۹) وَاِنِّىْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ (پ ۳ ع ۱۲ آیت ۳۶)

اور بے شک میں نے پناہ دی اس کو تیری اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے۔

اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی قرآن مجید میں مختلف مقامات پر استعاذہ کرنے کی تعلیم دی گئی۔ ایک جگہ فرمایا

(۱۰) وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۝ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝ (پ ۱۸ ع ۶)

اور کہہ دیجیے اے میرے پروردگار میں تیری پناہ مانگتا ہوں شیطان کے وسوسوں سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ وہ (شیطان) حاضر ہوں میرے پاس

دوسری جگہ کفار اور منکرین کے برتاؤ کے جواب میں یہ تعلیم دی:

(۱۱) اِنْ فِىْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ (پ ۲۴ ع ۱۲) "نہیں ہے ان کے سینوں میں مگر کبر (لیکن) وہ اس تک نہیں پہنچ سکتے پس آپ اللہ کی پناہ مانگیے۔

اسی طرح شیطانی وسوسوں سے بچنے کے لیے یہ تعلیم دی:

(۱۲) وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ (۷ : ۲۰۰) اور اگر آپ کو کسی وقت شیطانی وسوسہ آجائے اور آمادہ کرے تو آپ اللہ سے پناہ طلب کر لیا کیجیے۔

اسی طرح جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر شیطانی علوم کے ذریعے سحر کیا گیا تو فرمایا:

(۱۳) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ: کہہ دیجیے میں پناہ مانگتا ہوں صبح کے پروردگار کی۔

(۱۴) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ: کہہ دیجیے میں پناہ مانگتا ہوں لوگوں کے پروردگار کی۔

معلوم ہوا کہ قرآن مجید آزادی و سرفرازی کا پیغام لایا۔ انسانوں کو غیر خدا کی محکومیت اور غلامی سے نکال کر ایک خدا کی پناہ حاصل کرنے کی تلقین کی ہے

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

لیکن ہم نے خدا کی پناہ حاصل کرنے کی بجائے زندہ، مردہ، بے جان وڈیروں کی پناہ حاصل کرنے میں فخر سمجھا

اور ان کفار کے راستے پر چل نکلے جن کا ذکر قرآن مجید نے اس طرح فرمایا ہے:

(۱۵) وَاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝ ۲۹ پ

اور یہ کہ کئی مرد انسانوں میں سے پناہ پکڑتے تھے جنات کی۔ تو زیادہ بڑھا ان کا تکبر۔"

کیا اب بھی خداوند کریم کے دروازے سے ہٹ کر کوئی چوکھٹ ایسی ہے جو اتنی ضمانت اور پناہ دے سکے۔ جب نہیں ہے اور یقیناً نہیں ہے تو پھر ہماری نگاہیں مشرق و مغرب کی طرف کیوں متوجہ ہو کر بھٹک رہی ہیں؟ یا ہمیں پناہ دینے والا معاذ اللہ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی نظر آ گیا ہے؟

ع کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔

عمل کا معجزہ حق ہے سکوت و ضبط باطل ہے

وطن کی خستگی وجہِ شکست بر ربطِ دل ہے
وطن کی اس تباہی میں "انا" کا ہاتھ شامل ہے

چمن کی رونقیں سب نذرِ صرصر ہوتی جاتی ہیں
نہ شادابی گلوں میں ہے نہ گل بانگِ عنادل ہے

شکستہ جام و مینا، خشمگیں ساقی، سبو خالی
یہ بزمِ ذی شعوراں ہے کہ دیوانوں کی محفل ہے

اُمنگیں مرثیہ خواں ہیں، تمنائیں ہیں پژمردہ
حُدی خواں گنگ بیچارہ، نہ ناقہ ہے نہ محمل ہے

تلاطم خیز دریا ہے سفینے کا خدا حافظ
ہے نو آموز کشتی باں، نہاں نظروں سے ساحل ہے

جمالِ آشتی سے ہے مزاجِ یار بیگانہ
رعونت اُس بتِ طنّار کی فطرت میں شامل ہے

نہ ہو جائیں کہیں دہلیز و در ہی نذرِ ہنگام
نہ یہ گرنے پہ آمادہ نہ وہ جھکنے پہ مائل ہے

دلِ نازک میں ہو پیدا کہاں سے ہمتِ مرداں
انانیت کی جب اس راہ میں دیوار حائل ہے

ہوا کا رُخ پلٹ دے ہمت و تدبیر سے سرور
عمل کا معجزہ حق ہے سکوت و ضبط باطل ہے

حضرت سرور میواتی